



سوال

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ ایک لڑکی مسماة مدیحہ بی بی بنت محمد شوکت، عباسی خاندان، سکھ بیروٹ، ضلع ایبٹ آباد، نے ایک لڑکے احمد ولد لیاقت، موہچی خاندان، سکھ بیروٹ، ضلع ایبٹ آباد، کے ساتھ گھر سے فرار ہو کر، بغیر اذن ولی کے نکاح کر کے عدالت میں اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ لڑکی کا والد اس نکاح پر راضی نہیں ہے اور چاہتا ہے کہ طلاق یا فسخ نکاح کے ذریعے لڑکی کو واپس لایا جائے جبکہ لڑکی کا خاوند احمد طلاق دینے پر راضی نہیں ہے۔ شریعت کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ مندرجہ بالا نکاح ختم کرانے کا کیا طریقہ ہے اور اس کام کو کس طرح سے انجام دیا جائے نیز اس ضمن میں اکابر خاندان و ارکان جرگہ کی ذمہ داری بھی واضح کی جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا شرعاً درست نہیں ہے اور اگر ایسا کوئی نکاح ہو جائے تو وہ منعقد نہیں ہوتا ہے۔ ایسے نکاح کو عدالت یا پنچائت کے ذریعے ختم کروا دینا چاہئے۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں۔

«أما امرأة تحت بغیر اذن ولہا نکاح باطل، فکاح باطل، فکاح باطل، فان دخل بها المهر بما عمل من فرجا، فان اشترى وانا سلطان ولی من الاولیاء» (ترمذی: 1102)

جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کر لیا پس اس کا نکاح باطل ہے، پس اس کا نکاح باطل ہے، پس اس کا نکاح باطل ہے۔ اور اگر مرد نے اس کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کئے ہیں تو اس عورت کو مہر ادا کیا جائے کیونکہ مرد نے اس کی فرج کو حلال کیا ہے (اور جدائی ڈلوادی جائے گی) اور اگر عورت کے ولی آپس میں جھگڑا کریں تو اس وقت حاکم اس عورت کا ولی ہوگا جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو اس کی علیحدگی کروادی جائے گی۔ اور خاندان کو بھی اس میں مثبت کردار ادا کرنا چاہئے۔

مزید تفصیل کے لئے یہ [لنک](#) ملاحظہ فرمائیں۔

صدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوی

فتویٰ لمیٹی

محدث فتویٰ